ٹائٹل

أحسن

القواعد التركيبية والصرفية

ازافادات

استاذی مفتی لیاقت حسین مظہری زید مجدہٗ

صدر مدرس: جامع العلوم مرکزی عید گاہ، خانیوال

اس میں ہم سیکھیں گے

- حل عبارت کیلئے چند ضروری باتیں
- اجراء کا طریقہ مع امثال
- مختصر اور ضروری قواعد ترکیبیہ
- اہم ترکیبی جملے

جمع، ترتیب و اضافات

محمد احسن اویسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

«الصَّرْفُ أمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ أَبُوْهَا»

"التَّرْكِيْبُ وَلَدُهُمَا فَقَدْ تَمَّتِ الْعِبَارَةُ مِنْهَا"

أحسن

القواعد التركيبية والصرفية

ازافادات

استاذی مفتی لیاقت حسین مظہری زید مجدہٗ

صدر مدرس: جامع العلوم مرکزی عید گاہ، خانیوال

جمع، ترتیب واضافات

محمد احسن اویسی

پہلے اسے ذہن نشین کیجئے

1. ترکیب شروع کرنے سے پہلے ترکیب کے تمام قواعد کا اور نحو میر یا اس کے مساوی کتاب کا صحیح یاد ہونا ضروری ہے۔ اور صیغوں کی پہچان بھی ہونی چاہیے۔

2. ممکن ہو تو عبارت کے ان الفاظ کے معانی جان لیں جو معلوم نہ ہوں۔ وگرنہ ترکیب غلط ہونے کا امکان ہے جیسے أَکَلَ الْکُمَّثَرٰی یَحْيٰی کی ترکیب میں اگر الْکُمَّثَرٰی کا معنی معلوم نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ کوئی الْکُمَّثَرٰی کو درندہ تصور کرتے ہوئے معنی کرے کہ درندے نے یحی کو کھایا، یعنی أَکَلَ فعل، الْکُمَّثَرٰی فاعل اور یَحْيٰی مفعول۔ حالانکہ یہ غلط ہے؛ کیونکہ الْکُمَّثَرٰی کا معنی ہے امرود، ترجمہ بنا "یحی نے امرود کو کھایا" تو اب الْکُمَّثَرٰی مفعول اور یَحْيٰی فاعل۔

3. اسی طرح یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ اُس لفظ میں کون سے حروف اصلی اور کون سے زائدہ؟ جیسے "کسائر الزوائد" میں اول لفظ کو کوئی فعائل کے وزن پر جمع کے اوزان میں سے بنائے تو یہ غلط ہے بلکہ کاف الگ اور سائر الگ لفظ ہے۔ اسی طرح أن یصل کو کوئی أن یُصَلِّ پڑھے تو یہ بھی غلط ہے بلکہ أن ناصبہ اور یَصِلَ فعل مضارع ہے۔ ہاں لفظ "أَمَدَّ" میں دو احتمال ہیں: اول یہ کہ ہمزہ باب افعال کا ہے اور ہفت اقسام میں سے مضاعف اور شش اقسام سے ثلاثی مزید فیہ ہے اور دوسرا یہ کہ ہمزہ استفہامیہ ہے اور مَدَّ یعنی مضاعف ثلاثی اور شش اقسام سے ثلاثی مجرد ہے۔ اب جو عبارت کے مناسب ہو وہی بنائیں۔

4. اسی طرح ہمارے سامنے مثلاً ایک عبارت ہے، اس کی ابتداء "وَهُوَ" سے ہے اور دوسری عبارت کی ابتداء "تکلّم" سے ہے۔ اول لفظ فَعُلَ، کرُم کے وزن پر آتا ہے اب کوئی کہے کہ یہ ماضی کا صیغہ ہے تو یہ غلط ہے، کیونکہ واؤ الگ ہے اور ھو ضمیر الگ ہے۔ دوسری عبارت میں کوئی تکلَّمْ، تکلِّمْ، تُکَلَّمَ پڑھے تو یہ غلط ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے سامنے جب بھی کوئی لفظ آئے تو اس اول لفظ کو نمبر 3، 4 کی صورتوں میں سے کوئی صورت معین کرنے کے بعد اس لفظ کے بارے میں جتنی صحیح صورتیں بننا ممکن ہوں وہ بنائیں پھر سیاق وسباق کے مطابق کسی ایک کی تعیین کریں جیسے لفظ تکلّم گزرا، یہ مصدر، ماضی، مضارع اور امر کا صیغہ بن سکتا ہے مگر تکلَّمْ، تُکلِّمْ، تُکَلَّمَ نہیں بن سکتا۔

5. ترکیب کرتے ہوئے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ میں اِس لفظ کو ما قبل کیلئے کیا بنا چکا ہوں اور اب کیا تلاش کرنا ہے؟ کیونکہ ترکیب صف کی طرح پہلے کھولی جاتی ہے پھر لپیٹی جاتی ہے۔ لہذا پہلے جو بنایا وہ یاد رکھنا ضروری ہے۔

6. قواعد کی روشنی میں اگر اول لفظ کو موصوف بنایا تو اس کیلئے صفت کا ہونا ضروری، اسی طرح اگر اول لفظ کو مضاف بنایا تو اس کیلئے مضاف الیہ کا ہونا ضروری ہے۔ اول لفظ کو مُتَعَلَّق، ثانی کو مُتَعَلِّق کہتے ہیں، یعنی اگر اول کو تلاش کر لیا ہے تو ثانی کو تلاش کرنا ضروری ہے اور ان کی فہرست اگلے صفحہ پر درج ہے:

نمبر شمار	مُتَعَلَّق	مُتَعَلِّق	نمبر شمار	مُتَعَلَّق	مُتَعَلِّق
1	مبتداء	خبر	10	ممیز	تمیز
2	فعل	فاعل، نائب لفاعل یا مفاعیل خمسہ	11	شرط	جزاء
3	ذوالحال	حال	12	مفسَّر	مفسِّر
4	مستثنیٰ منہ	مستثنیٰ	13	مبدل منہ	بدل
5	موصوف	صفت	14	مؤکَّد	تاکید
6	معطوف علیہ	معطوف	15	مبین	عطف بیان
7	جار	مجرور	16	مضاف	مضاف الیہ
8	قسم	جواب قسم	17	نداء	مُنادی
9	اسم موصول	صلہ	18	قول	مقولہ

اِجراء کا طریقہ

7. سب سے پہلے دیکھا جائے کہ جملہ کس سے شروع ہو رہا ہے؟

وہ مفرد ہے یا مرکب اور ان کی کون سی قسم میں سے ہے؟

پھر وہ اسم ہے، فعل ہے یا حرف ہے؟ اور کون سی علامت اس میں پائی جارہی ہے؟

(الف): اگر جملہ اسم سے شروع ہو تو یہ جاننا ضروری ہے کہ

1): اسم معرفہ ہے یا نکرہ؟

2): مذکر ہے یا مؤنث؟

3): واحد ہے تثنیہ ہے یا جمع؟ پھر جمع کی کون سی قسم ہے؟

4): منصرف ہے یا غیر منصرف؟ اگر غیر منصرف ہے تو کون سے دو سبب ہیں؟

5): معرب ہے یا مبنی؟ اگر معرب ہے تو اسم متمکن کی 16 اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟ اور اس کا اعراب کیا ہے؟ اگر وہ مبنی ہے تو اسم غیر متمکن کی 8 اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟

6): نیز وہ اسم عامل ہے یا معمول؟ اگر عامل ہے تو عامل لفظی ہے یا معنوی؟ اگر عامل لفظی ہے تو اسمائے عاملہ کی گیارہ اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟ اگر معنوی عامل ہے تو وہ ابتداء ہی ہوگا۔

7): اگر معمول ہے تو ماقبل میں اس کا عامل کون ہے؟ یعنی اس کا عامل لفظی ہے یا معنوی؟ اگر لفظی ہے تو حروف عاملہ میں سے ہے، افعال عاملہ میں سے ہے یا اسمائے عاملہ میں سے ہے؟ اور وہ عامل اپنے معمول کو کون سا اعراب دیتا ہے؟

(ب): اگر جملہ فعل سے شروع ہو رہا ہے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ

8): کون سا صیغہ ہے؟

9): وہ معرب ہے یا مبنی؟ اگر معرب ہے تو وہ فعل مضارع ہوگا، پھر یہ مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے 4 اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟ اگر مبنی ہے تو مبنی الاصل ہے یا مشابہ مبنی الاصل؟

10): فعل لازم ہے یا متعدی؟

11): عامل ہے یا معمول؟ اس میں نمبر 6 اور 7 والے سوال ہونگے۔

(ج): اگر جملہ حرف سے شروع ہو رہا ہے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ

12): عامل ہے یا غیر عامل؟ اگر عامل ہے تو حروف عاملہ کی کون سی قسم ہے اس کا کیا عمل ہے؟ اگر غیر عامل ہے تو حروفِ غیر عاملہ کی 16 اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟

مثلاً مُحمدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ میں پہلے لفظ محمد پر یہ تمام سوالات ہونگے اور ان میں سے کسی ایک کی تعیین ہو گی، اس کے بعد لفظ رسول اور لفظ اللہ پر یہ تمام گفتگو ہو گی۔ پھر قواعد کی روشنی میں ان کی آپس میں ترکیب کریں گے۔

8. یہ ترکیبِ لفظی کا طریقہ ہے، یہ مکمل کرنے کے بعد ترکیبِ معنوی کا اجراء کیا جائے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر دو لفظوں کو آپس میں مضاف مضاف الیہ بنایا ہے تو ان کے ترجمہ میں مثلاً (کا، کی یا کے) آتا ہے، کیا اس کے ساتھ ترجمہ صحیح ہے ؟اسی طرح موصوف صفت، مبتداء خبر، فعل فاعل وغیرھا تمام کے تراجم (جو کہ آگے آئیں گے) وہاں درست ہیں ؟ اگر درست ہیں تو ترکیب لفظی بھی درست ہو گی وگرنہ کوئی دوسری ترکیبِ لفظی کریں۔

مثلاً مُحمدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لفظ مُحمدٌ مبتداء اور رَسُوْلُ اللهِ خبر ہے تو ان کے ترجمہ میں معنی مکمل ہوتا ہے اور آخر میں لفظ "ہے یا ہیں" آتا ہے۔اسی طرح رسول اللہِ آپس میں مضاف مضاف الیہ ہیں ان کے اردو ترجمہ میں لفظ "کا، کی یا کے" آتا ہے۔ لہذا کل ملا کے ان کا ترجمہ بنا " محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں"۔جب ترجمہ درست ہے تو یقیناً ترکیبِ لفظی بھی درست ہو گی۔اجراء کا جَدْوَل درج ذیل ہے :

جملہ	مُحمدٌ	رَسُوْلُ	اللهِ
1	مفرد	مفرد	مفرد
2	اسم	اسم	اسم
3	**معرفہ**	**نکرہ**	**معرفہ**
4	مذکر	مذکر	مذکر
5	واحد	واحد	واحد
6	منصرف	منصرف	منصرف
7	معرب (اسم متمکن کی پہلی قسم)	معرب (اسم متمکن کی پہلی قسم)	معرب (اسم متمکن کی پہلی قسم)
8	معمول (اسکا عامل معنوی "ابتداء")	پیچھے کیلئے معمول (اسکا عامل مبتداء)۔آگے کیلئے عامل لفظی (اسم مضاف)	معمول (اسکا عامل مضاف)

ترکیبی قواعد کیلئے نمبر 3 یعنی معرفہ، نکرہ اکثر استعمال ہوتا ہے۔ لہذا ترکیبی قواعد کے مطابق محمدٌ مبتداء، رَسُوْلُ مضاف، اللہِ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح "الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ" کا جدول ہر ہر لفظ و حرف درج ذیل کی طرح بنائیں:

جملہ>	الْغِنَاءُ	يُنْبِتُ	النِّفَاقَ	فِي	الْقَلْبِ	كَ	مَا	يُنْبِتُ	الْمَاءُ	الزَّرْعَ
1	=	=	=	=	=	=	=	=	=	=

جب اجراء کے بعد ترکیب مکمل ہو جائے تو پھر طلبہ سے پوچھا جائے کہ اس پر یہ اعراب کیوں آیا؟ اگر تنوین نہ ہو تو کیوں نہیں؟ مَرَرْتُ بِعُمَرَ میں عُمَرَ حالت جری میں مفتوح کیوں ہے؟ وغیرھا سوال کریں تاکہ ترکیب کا فائدہ بھی طلبہ کو ذہن نشین ہو جائے۔

9. **التجاء:** اساتذہ کرام سے التجاء ہے کہ طلبہ کو نحو، صرف اور ابواب الصرف کی ابتدائی کتاب صحیح یاد کروائیں اور رٹّا لگوائیں، اسی طرح اس کتابچہ میں موجود تمام قواعد یاد کرائیں۔ پھر طلبہ کو مذکورہ بالا طریقہ پر اجراء کرانے کے بعد انہیں زاد الطالبین، مفید الطالبین وغیرہما سے چھوٹے چھوٹے جملے ترکیب کیلئے دیں۔ اولاً اعراب لگا کے دیں، پھر بغیر اعراب کے مگر ترجمہ کے ساتھ، پھر بغیر اعراب اور ترجمہ کے۔ طلبہ کو اجراء تین سے چار دفعہ کرانا کافی ہے پھر دیے گئے جملوں کا اجراء مع ترکیب وہ خود کر کے آئیں؛ تاکہ جب وہ کلاس ثانیہ میں جائیں تو عبارت کی سوجھ بوجھ ہو اور خود سے عبارت حل کر کے آئیں۔

موصوف صفت کے قواعد

1. کلام میں اگر دو اسم معرفہ آجائیں تو عام طور پر اول کو موصوف اور ثانی کو صفت بنائیں گے۔ جیسے ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ میں ذَلِكَ موصوف اور الْكِتَابُ صفت ہے۔(النحو الکبیر، ص31)

2. اگر دو اسم نکرہ ہوں تو اول کو موصوف اور ثانی کو صفت بنائیں گے جیسے فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ میں عَصْفٍ موصوف اور مَأْكُولٍ صفت ہے۔ (النحو الکبیر، ص31)

3. نکرہ کے بعد جملہ ہو تو نکرہ کو موصوف اور جملہ کو صفت بنائیں گے۔ جیسے وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ میں كِتَابٌ موصوف اور أَنْزَلْنَاهُ جملہ صفت ہے۔(الترکیب، ص190، کافیہ، ص117)

4. نکرہ کے بعد جار مجرور ہو تو نکرہ کو موصوف اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے صفت بنائیں گے۔ جیسے كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِلْاِسْتِثْنَاءِ میں وَاحِدٍ موصوف اور مِنْهُمَا جار مجرور متعلق ہو کر صفت ہے۔ (الترکیب، ص26)

5. نکرہ کے بعد اسم ظرف ہو تو نکرہ کو موصوف اور اسم ظرف کو کسی کا مفعول فیہ بنا کر صفت بنائیں گے۔ جیسے رَجُلٌ فَوْقَ الْكُرْسِيِّ. ()

6. مشتقات موصوف نہیں بنتے بلکہ عموماً صفت بنتے ہیں۔ مشتقات یہ ہیں: فعل ماضی، فعل مضارع، نفی جحد، نفی تاکید، امر، نہی، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم مکان، اسم زمان اور اسم آلہ۔(صرف بھتر ال، ص20، الترکیب، ص193)

7. ضمیریں نہ موصوف بنتی ہیں اور نہ صفت بنتی ہیں۔ (کافیہ، ص118، 119)

8. اَعلام صفت نہیں بنتے بلکہ موصوف، مبدل منہ اور معطوف مبین بنتے ہیں۔ موصوف کی مثال: جَاءَ زَيْدٌ الْعَالِمُ۔ مبدل منہ کی مثال: جَاءَ زَيْدٌ أَخُوكَ۔ معطوف مبین کی مثال: أَقْسَمَ بِاللهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ۔(الترکیب، ص191)

9. موصوف صفت میں رفع نصب جر، معرفہ نکرہ، مذکر مؤنث اور واحد تثنیہ جمع میں مطابقت ضروری ہے۔ (نحو میر، ص64)

سوال: أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ میں أَزْوَاجٌ جمع موصوف ہے اور مُطَهَّرَةٌ واحد صفت ہے۔ تو مطابقت نہیں ہے؟ جواب یہ ہے کہ جمع مکسر واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے۔ لہذا اب موصوف بھی حکماً واحد مؤنث اور صفت بھی واحد مؤنث ہے۔ (الناجیہ شرح الکافیہ، ص118، مراح الارواح، ص73)

10. مبدل منہ وبدل، معطوف علیہ ومعطوف اور معطوف مبین وعطف بیان کا اعراب ایک جیسا ہوگا۔ قاعدہ نمبر 8 میں اس کی مثالیں گزر چکی ہیں۔ (کافیہ، ص115)

11. موصوف صفت کے اردو ترجمے میں لفظ "جو" یا "ایسا، ایسی، ایسے" آئیگا۔ كِتَابٌ أَنْزَلْنَا یعنی کتاب جو نازل کی ہم نے یا کتاب ایسی جو نازل کی ہم نے۔ (خلاصۃ النحو 102/1)

مضاف مضاف الیہ کے قواعد

دو اسموں کے درمیان خاص تعلق کا نام اضافت ہے۔ پہلے اسم کو مضاف اور دوسرے اسم کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

1. اگر اسم نکرہ کے بعد اسم معرفہ ہو تو اسم نکرہ کو مضاف اور اسم معرفہ کو مضاف الیہ بنائیں گے جیسے رسول اللهِ، ربُّ العالمين، رسولُه. (النحو الکبیر، 33)

2. اگر دو یا تین اسم بغیر الف لام کے آجائیں اور انکے بعد ضمیر ہو جیسے بعدَ موتِها، مسحُ رُبعِ رأسِه. یا معرف باللام ہو جیسے بابُ صلاةِ الجنازةِ، نفسُ وجوبِ صلاة الظهرِ. تو ان کو آپس میں مضاف مضاف الیہ بنائیں گے مثلاً (بعدَ موتِها) کی ترکیب یوں ہوگی: بعدَ مضاف، موتِ مضاف الیہ اور مضاف (یعنی موتِ پیچھے کیلئے مضاف الیہ اور آگے کیلئے مضاف)، ھا ضمیر مضاف الیہ۔ موت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا بعدَ مضاف کا اور بعدَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر۔۔۔ پیچھے کیلئے جو بنے گا وہی بنائیں گے۔ (نفسُ وجوبِ صلاة الظهرِ) کی ترکیب: نفسُ مضاف، وجوبِ مضاف الیہ اور مضاف، صلاۃ مضاف الیہ اور مضاف، الظهرِ مضاف الیہ۔ صلاۃ مضاف اپنے مضاف الیہ الظھر سے مل کر مضاف الیہ ہوا وجوبِ مضاف کا، وجوب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر پھر مضاف الیہ ہوا نفسُ مضاف کا، نفس مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر۔۔۔ (الترکیب، ص43)

3. جو لفظ مضاف ہواُس پر تنوین نہیں آسکتی جیسے رسولُ اللهِ، اور نون تثنیہ و نون جمع مذکر سالم اضافت کے وقت گر جاتا ہے۔ضاربا زیدٍ، ضاربو زیدٍ. (کافیہ، ص107، تسہیل النحو، ص37)

4. عام طور پر معرفہ کبھی مضاف نہیں ہوتا۔ (النحو الواضح 102/2)

5. مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ (النحو الواضح 100/2)

6. بن/ابن اور بنت/ابنۃ اگر دو ناموں کے درمیان آجائیں تو یہ ماقبل کیلئے صفت بنیں گے اور ما بعد کی طرف مضاف ہوں گے۔ جیسے محمدُ بْنُ عبدِ اللهِ ﷺ، فاطمةُ بِنتُ محمدٍ ﷺ.(النحو الکبیر، ص 33)

7. کبھی صفت کو موصوف کی طرف یا موصوف کو صفت کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے۔اول کی مثال: بکریمِ خطابِہ، اصل میں الخطابُ الکریمُ ہے۔ثانی کی مثال: روحُ القُدُسِ اصل میں الروحُ القدسُ ہے۔(الترکیب، ص42)

8. کلٌّ، بعضُ، قبلُ، عندَ، ذو، أولو، غیر، نحو، مثل، دونَ، تحتَ، فوق، حیث، مع، بینَ، خلفَ، قدام، أمام، أيُّ، سائر، وسط، کلا وکلتا. یہ الفاظ ہمیشہ مضاف بنتے ہیں۔ (النحو الکبیر، ص32)

9. لفظ کے اعتبار سے اضافت کی دو قسمیں ہیں: (1): اضافت لفظی۔ (2): اضافت معنوی۔

اضافت لفظی: صیغہ صفت (اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ) اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے جاءَنِيْ ضَارِبُ زَيْدٍ۔اضافت لفظی میں نکرہ معرفہ نہیں بنتا۔

اضافت معنوی: غیر صیغہ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُ زیدٍ۔اضافت معنوی میں نکرہ معرفہ بن جاتا ہے جیسے عَلَى نَعْمَائِهِ الْكَامِلَةِ میں نَعْمَاءِ مضاف، ہِ ضمیر مضاف الیہ ہے اور یہ اضافت معرفہ کا فائدہ دے گی تو اب نَعْمَائِہِ معرفہ اور الْكَامِلَةِ معرفہ لہذا دونوں موصوف صفت بنیں گے۔

10. اضافت معنوی کی تین قسمیں ہیں۔ (1): اضافت مِنّی یعنی مضاف مضاف الیہ کے درمیان حرف جر "مِنْ" مقدر ہو جیسے خاتَمُ فِضَّةٍ اصل میں خاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ ہے۔(2): اضافت ظرفی یعنی مضاف مضاف الیہ کے درمیان حرف جر "فِي" مقدر ہو جیسے صلاةُ اللَّيْلِ اصل میں صلاةٌ في اللَّيْلِ

ہے۔(3): اضافت لامی یعنی مضاف مضاف الیہ کے درمیان حرف جر "لام" مقدر ہو جیسے غلامُ زیدٍ اصل میں غلامٌ لِزیدٍ ہے۔ (کافیہ مع شرح الناجیہ، ص107،109)

11. مضاف مضاف الیہ کا ترجمہ کرتے وقت پہلے مضاف الیہ کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اور ان کے اردو ترجمے میں لفظ "کا، کی، کے" آئیگا۔ جیسے رسول اللہ یعنی اللہ کا رسول۔ (خلاصۃ النحو 102/1)

جار مجرور کے قواعد

جر دینے والی دو چیزیں ہیں۔ 1 حروفِ جارہ۔ 2 مضاف۔

1. جار مجرور مل کر تنہا کچھ نہیں بنتے بلکہ یہ کسی مُتَعَلَّق سے مل کر ہی کچھ بنتے ہیں۔ لہذا حروف جارہ کا نام مُتَعَلِّق اور جن کے یہ مُتَعَلِّق ہوتے ہیں ان کا نام مُتَعَلَّق ہے۔

2. حروف جارہ اکثر چھ چیزوں کے مُتَعَلِّق ہوتے ہیں: (1) فعل۔ (2) اسم فاعل۔ (3) اسم مفعول۔ (4) اسم تفضیل۔ (5) صفت مشبہ۔ (6) مصدر۔ (النحو الکبیر، ص96)

جار مجرور کا دوسرا نام "ظرف" ہے۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں: (1) ظرف لغو۔ (2) ظرف مستقر۔

3. **ظرف لغو:** جس کا متعلق ما قبل عبارت میں مذکور ہو جیسے خَتَمَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ میں عَلَى قُلُوبِهِمْ جار مجرور کا مُتَعَلَّق خَتَمَ فعل ہے۔

٤. **ظرف مستقر:** جس کا متعلق ما قبل عبارت میں مذکور نہ ہو بلکہ محذوف ہو جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ میں فِي الدَّارِ جار مجرور کا مُتَعَلَّق زَيْدٌ نہیں ہے کیونکہ زَيْدٌ مذکورہ بالا سات متعلقات میں سے نہیں ہے۔

لہذا ظرف مستقر کے متعلَّقات یہ ہیں: کَون، ثُبوت، حُصول، وُجود، نُزول۔ ان کو افعال عامہ کہتے ہیں اور عام طور پر کون، ثبوت، حصول مصدر سے اسم فاعل اور وجود میں سے اسم مفعول کا صیغہ محذوف مُتَعَلَّق نکالتے ہیں جیسے الْحَمْدُ لِلّٰهِ میں الْحَمْدُ مبتداء ہے اور لِلّٰهِ جار مجرور مبتداء کے متعلق نہیں ہو سکتا لہذا ثَابِتٌ اسم فاعل کے متعلق کریں گے۔ ترکیب یوں ہو گی: الحمد مبتداء، لام جارہ اللّٰہِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر مُتَعَلِّق ہوئے ثابتٌ اسم فاعل کے، ثابتٌ اسم فاعل اپنی ھو ضمیر فاعل

اور ظرف مستقر مُتَعَلِّق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی الحمد مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

5. اگر افعال عامہ مُتَعَلَّق نہ بن سکیں تو جو عبارت کے مناسب ہو گا اسی کو مُتَعَلَّق بنائیں گے۔ جیسے تسمیہ شریف میں بسم اللہ جار مجرور أشْرَعُ فعل کے مُتَعَلِّق ہو گا، افعالِ عامہ کے مُتَعَلِّق نہیں ہو گا۔ (النحو الکبیر، ص97، الترکیب، ص26)

6. حروفِ جارہ اور حروف تہجی دونوں مذکر ومؤنث میں برابر ہیں، لہذا ان کی طرف مذکر ومؤنث دونوں ضمیریں لوٹ سکتی ہیں۔

7. اگر دو جار مجرور ہوں اور دونوں کا مُتَعَلَّق ایک ہی محذوف ہو تو پہلے جار مجرور کو ظرف مستقر اور دوسرے کو ظرف لغو کہیں گے۔ جیسے الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى نَعْمَائِهِ میں لِلَّهِ پہلا جار مجرور ظرف مستقر ہے اور عَلَى نَعْمَائِهِ دوسرا جار مجرور ظرف لغو ہے۔ (الترکیب، ص26)

8. بعض اوقات عبارت میں جار مجرور کے ایک سے زائد مُتَعَلَّق ہوتے ہیں تو جار مجرور کو ہر مُتَعَلَّق سے جوڑ کے دیکھیں گے جس سے ترجمہ صحیح بنے گا وہی اس کا مُتَعَلَّق بنادیں گے۔ جیسے وَلَا يَجِبُ إِيصَالُ الْمَاءِ إِلَى الْمُسْتَرْسِلِ مِنْ الشَّعْرِ عَنْ دَائِرَةِ الْوَجْهِ (اور چہرے کے دائرے سے لٹکے ہوئے بالوں تک پانی کا پہنچانا واجب نہیں ہے) میں مِنْ الشَّعْرِ جار مجرور سے پہلے لَا يَجِبُ فعل، إِيصَالُ مصدر اور الْمُسْتَرْسِلِ اسم فاعل مُتَعَلَّق موجود ہیں تو یہ جار مجرور مناسبت کی وجہ سے صرف الْمُسْتَرْسِلِ اسم فاعل کے مُتَعَلِّق ہو گا۔ (الترکیب، ص25)

9. بعض اوقات حرفِ جار زائد بھی آتا ہے۔ اور اُس وقت یہ کسی کے مُتَعَلِّق نہیں ہو گا اور اس صورت میں حرف جار کو زائد کہہ کر آگے والا لفظ ما قبل کیلئے جو بنے گا وہی بنادیں گے۔ جیسے وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ میں بِأَيْدِيكُمْ کی باء زائدہ ہے اور أَيْدِيكُمْ کو لَا تُلْقُوا فعل کا مفعول بہ بنائیں گے۔ تمام حروف جارہ میں سے صرف مِنْ، بَاء، کاف اور لَام زائدہ واقع ہوتے ہیں۔ (الترکیب، ص29)

10. متعلَّقات کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ جس لفظ کے بارے میں مُتَعلَّق بننے کا گمان ہو تو اس لفظ کے ترجمے اور حرف جارہ کے ترجمے میں لفظ "کس" لگا کر سوال کریں گے اگر جواب میں وہی لفظ آئے تو وہی مُتَعلَّق ہو گا ورنہ اور تلاش کریں گے۔ مثلاً مَرَرْتُ بِزَيْدٍ یعنی گزرا میں زید کے ساتھ، تو اب سوال کیا کہ گزرا میں کس کے ساتھ؟ جواب آیا: زید کے ساتھ۔ معلوم ہوا بِزَيْدٍ مَرَرْتُ کے مُتَعلِّق ہو گا۔ ()

مبتداء خبر کے قواعد

1. مبتداء خبر ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں۔

2. ایک مبتداء کی کئی خبریں ہو سکتی ہیں۔ جیسے الله الْمَلِكُ القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر میں لفظ الله مبتداء ہے اور باقی 8 خبریں بنیں گی۔ (النحو الکبیر، ص24،25)

3. کلام میں اگر دو اسم معرفہ آجائیں تو ترجمہ کر کے دیکھیں گے، اگر مفہوم مکمل ہو رہا ہے تو اول اسم معرفہ کو مبتداء اور دوسرے کو خبر بنائیں گے۔ جیسے هُوَ اللهُ میں هو مبتداء اور اللهُ خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور اگر مفہوم مکمل نہیں ہے تو اول کو موصوف اور ثانی کو صفت بنائیں گے جیسے النَّوْعُ الْأَوَّلُ میں النَّوْعُ موصوف اور الْأَوَّلُ صفت ہے۔ (النحو الواضح 64/1)

4. اگر اسم معرفہ کے بعد اسم نکرہ ہو تو اسم معرفہ کو مبتداء اور اسم نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے اللهُ أَحَدٌ میں اللهُ مبتداء اور أَحَدٌ خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (الترکیب، ص45)

5. اگر اسم معرفہ کے بعد جار مجرور ہو تو اسم معرفہ کو مبتداء اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے جیسے الْحَمْدُ لِلَّهِ، الْمَلَكُ عَلى أَرْجَائِهَا۔ (الترکیب، ص45)

6. اگر اسم معرفہ کے بعد اسمائے ظروف میں سے کوئی اسم ظرف ہو تو اسم معرفہ کو مبتداء اور اسم ظرف کو کسی کا مفعول فیہ بنا کر مبتداء کی خبر بنائیں گے جیسے زَيْدٌ فَوْقَ الْكُرْسِيِّ میں زَيْدٌ مبتداء، فَوْقَ مضاف اور الْكُرْسِيِّ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا جَالِسٌ اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی زَيْدٌ مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (الترکیب، ص45)

7. اگر جار مجرور پہلے ہو اور اسم نکرہ بعد میں ہے جیسے فِیهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ یا اسم معرفہ بعد میں ہو جیسے لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ تو جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے خبر مقدم اور اسم نکرہ یا معرفہ کو مبتداء مؤخر بنائیں گے۔اور مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بن جائیگا۔(النحو الواضح 67/1)

8. اگر پہلے جملہ ہو اسم معرفہ بعد میں ہو تو جملہ کو خبر مقدم اور اسم معرفہ کو مبتداء مؤخر بنائیں گے۔ جیسے أَقَائِمٌ زَيْدٌ میں قَائِمٌ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ بن کر خبر مقدم اور زَيْدٌ مبتداء مؤخر ہے۔(کافیہ مع الھامیہ، ص93)

9. جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔لہذا اگر اسم معرفہ کے بعد جملہ ہو تو اسم معرفہ کو مبتداء اور جملہ کو خبر بنائیں گے جیسے قَامَ زَيْدٌ قَاعِدٌ غِلْمَانَهُ میں قَامَ فعل، زَيْدٌ مبتداء، قَاعِدٌ اسم فاعل، ھو ضمیر فاعل، غِلْمَانَ مضاف ہُ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا قَاعِدٌ اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی زَيْدٌ مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر فاعل ہوا قَامَ فعل کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(الناجیہ، ص117)

10. لفظ نحو، مثل، مثال خبر بنتے ہیں مِثالُه مبتداء محذوف کے۔ جیسے مِثْلُ بِه دَاءٌ میں مثل مضاف، بِه دَاءٌ کی ترکیب قاعدہ نمبر سات کے مطابق ہو گی تو یہ جملہ اسمیہ خبریہ بن کر مضاف الیہ ہوئے مِثْلُ کے، مِثْلُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف مِثالُه کے، مِثالُه مبتداء اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(البشیر الکامل، ص8)

11. مبتداء اور خبر کی اردو میں پہچان یہ ہے کہ انکا معنی مکمل ہو گا اور انکے آخر میں عام طور پر لفظ "ہے" آئیگا۔ (خلاصۃ النحو 103/1)

12. مبتداء اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔(ہدایۃ النحو، ص63)

13. وہ مقامات جہاں مبتداء نکرہ واقع سکتا ہے درج ذیل ہیں:

1) نکرہ موصوفہ جیسے وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ. 2) نکرہ سے پہلے جار مجرور یا ظرف آجائے جیسے فِي الدَّارِ رَجُلٌ. 3) نکرہ حرف نفی کے بعد واقع ہو جیسے مَا رَجُلٌ مِنْكَ۔ 4) نکرہ مضاف ہو

جیسے غُلَامُ زَیْدٍ مَوْجُوْدٌ۔5) نکرہ عامل ہو جیسے ضَرْبُ الزَّیْدَانِ حَسَنٌ۔6) نکرہ میں عموم والا معنی پایاجائے جیسے کُلٌّ یَمُوْتُ۔(ہدایۃالنحو،ص64،النحوالواضح 55/1)

جملہ فعلیہ کے قواعد

1. فعل کے چودہ صیغوں میں سے صیغہ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب کا فاعل اسم ظاہر آسکتا ہے اور ضمیر بھی جیسے قَالَ اللّٰہُ(تعالی) میں قَالَ فعل کا اللّٰہُ فاعل اسم ظاہر ہے۔ جبکہ باقی بارہ صیغوں کا فاعل ضمیر بارز یا مستتر ہوگا، اسم ظاہر نہیں آسکتا۔(الترکیب، ص66)

2. جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل واحد لایاجائیگا، فاعل چاہے واحد، تثنیہ یا جمع ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ، ضَرَبَ الزَّیْدَانِ، ضَرَبَ الزَّیْدُوْنَ. (ہدایۃالنحو، ص48)

3. جب فاعل ضمیر ہو تو فاعل واحد کیلئے فعل بھی واحد، فاعل تثنیہ کیلئے فعل تثنیہ اور فاعل جمع کیلئے فعل جمع لایاجائیگا۔ جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ، الزَّیْدَانِ ضَرَبَا، الزَّیْدُوْنَ ضَرَبُوْا. ان مثالوں کی ترکیبیں مبتداء خبر کے قواعد کے قاعدہ نمبر نو کے مطابق ہوں گی۔(ہدایۃالنحو، ص48)

4. جب فاعل مؤنث حقیقی ہو یا مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل مؤنث آئیگا بشرطیکہ فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے ضَرَبَتْ هِنْدٌ، هِنْدٌ ضَرَبَتْ. اگر فاصلہ ہے تو فعل مذکر و مؤنث دونوں لا سکتے ہیں جیسے ضَرَبَتِ الْیَوْمَ هِنْدٌ، ضَرَبَ الْیَوْمَ هِنْدٌ. اگر فعل کا فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو یا جمع تکسیر ہو تو فعل مؤنث و مذکر دونوں لا سکتے ہیں جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ. (ہدایۃالنحو، ص48، تسہیل النحو، ص80)

5. ایک فعل کے عطف کے ذریعے کئی فاعل ہو سکتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ وَعَمْرٌو میں جَاءَ فعل، زَیْدٌ معطوف علیہ واؤ عاطفہ، بَکْرٌ آگے کیلئے معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، عَمْرٌو معطوف۔ بَکْرٌ معطوف علیہ اپنے عَمْرٌو معطوف سے مل کر معطوف ہوا زَیْدٌ کا اور زَیْدٌ معطوف علیہ اپنے بَکْرٌ وَعَمْرٌو معطوف سے مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(الترکیب، ص 66)

6. اگر قول مصدر سے کوئی مشتق فعل آجائے تو دیکھا جائے گا فاعل کا کوئی کلام بھی مذکور ہے یا نہیں؟ اگر نہ ہو تو فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ بنائیں گے، جیسے قال رسول اللہ. اور اگر فاعل کا کلام مذکور

ہو تو فعل فاعل مل کر قول، جبکہ فاعل کے کلام کی آپس میں ترکیب کرکے مقولہ بنائیں گے جیسے قَالَ رَسُولُ اللهِ: الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ میں قَالَ رَسُولُ اللهِ قول۔ الدُّعَاءُ مبتداء، مُخُّ مضاف، العِبَادَةِ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی الدُّعَاءُ مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(البشیر الکامل، ص 13)

7. اردو میں فاعل کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ فعل کا ترجمہ کرکے لفظ "کون"، "کس نے"، "نے" یا "کیا" لگا کر سوال کریں گے اگر جواب میں وہی مطلوب فاعل آئے تو اسی کو فاعل بنائیں گے جیسے ضرب زید یعنی زید نے مارا، تو سوال کیا مارا کس نے؟ جواب میں آیا زید نے، تو زید فاعل بنے گا۔ یا فاعل کے بعد "نے" آتا ہے۔(الترکیب، ص76)

8. مفعول بہ کے اردو ترجمہ کے آخر میں لفظ "کس کو"، "کسے" یا "کس" آئیگا جیسے ضرب زید بکراً میں مارا زید نے کس کو؟ جواب آیا بکر کو، تو بکر مفعول بہ ہے۔ یا مفعول کے بعد لفظ "کو" آتا ہے۔(الترکیب، ص76)

9. مفعول مطلق کے اردو ترجمے میں لفظ "نا" آتا ہے۔ مفعول فیہ میں لفظ "میں" آتا ہے۔ مفعول معہ میں لفظ "ساتھ" آتا ہے۔ مفعول لہ میں لفظ "کیلئے، واسطے، بوجہ، بسبب" آتا ہے۔ حال کے اردو ترجمے میں لفظ "حال، حالت، کس حال، کس حالت" آتا ہے۔ تمیز کے اردو ترجمے میں لفظ "با عتبار، حیثیت، کس اعتبار، کس حیثیت" آتا ہے۔ بدل مبدل منہ کے اردو ترجمے میں لفظ "یعنی" آتا ہے۔ (الترکیب، ص113)

اسم موصول کے قواعد

1. اسم موصول صلہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ موصول کا صلہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے۔ جیسے أَكَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ هُوَ جَائِعٌ میں الَّذِيْ اسم موصول اور هُوَ جَائِعٌ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا اسم موصول کا۔(کافیہ، ص139)

2. اسم موصول کے بعد اگر جار مجرور ہو تو جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے موصول کا صلہ بناتے ہیں جیسے أَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِيْ بَيْتِيْ میں الَّذِيْ اسم موصول ہے اور فِيْ بَيْتِيْ جار مجرور کائن کے متعلق ہو کر صلہ بنے گا۔(الترکیب، ص94)

3. اور اگر ظرف ہو تو ظرف کو مفعول فیہ بنا کر صلہ بناتے ہیں جیسے أَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فَوْقَ بَيْتِيْ میں الَّذِيْ اسم موصول ہے اور فَوْقَ بَيْتِيْ مفعول فیہ ہوا کان فعل محذوف کا، کَانَ اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہوا اسم موصول کا۔

غیر منصرف کے قواعد

1. غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آسکتی جیسے مساجدُ. (کافیہ، ص16)

2. غیر منصرف پر الف لام داخل ہو یا اس کی اضافت ہو تو غیر منصرف پر کسرہ آسکتا ہے لیکن تنوین نہیں آسکتی جیسے مِنَ الصَّوَاعِقِ. (تسہیل النحو، ص41)

3. پانچ اسماء پر تنوین نہیں آسکتی: 1 مضاف۔ 2 معرف باللام۔ 3 مبنی۔ 4 غیر منصرف۔ 5 وہ علم جو موصوف ہو ابن یا ابنۃ کی طرف اور اسی طرح ابن وابنۃ آگے مضاف ہو کسی اور علم کی طرف جیسے أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ میں لفظ مُحَمَّدُ ہے۔(خلاصۃ النحو، 36/1)

4. جمع مکسر غیر منصرف کے اوزان یہ ہیں: 1) فعالل (دراھم)۔ 2) فعالیل (دنانیر)۔ 3) مفاعل (مساجد)۔ 4) مفاعیل (مساکین)۔ 5) أفاعل (أضارب)۔ 6) فواعل (جواھر)۔ 7) فعائل (رسائل)۔ (غایۃ التحقیق شرح الکافیہ، ص76، التبصیر، ص124)

5. انبیاء کرام علیہم السلام کے وہ اسماء گرامی جو کہ منصرف ہیں: محمد ﷺ، صالح، لوط، شعیب، ہود، نوح، شیث علیہم السلام۔ (تحریر سنبٹ، ص52)

حروف مشبہ بالفعل کے قواعد

حروف مشبہ بالفعل کے اسم اور خبر کے قواعد مبتداء اور خبر والے ہیں۔ اسی طرح افعالِ ناقصہ کے اسم اور خبر کے قواعد مبتداء اور خبر والے ہیں۔(التبصیر، ص162، 233)

1. حروف مشبہ بالفعل کی خبر اپنے اسم پر مقدم نہیں ہو سکتی، ہاں اگر خبر جار مجرور یا ظرف ہو تو مقدم ہو سکتی ہے إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً میں إِنَّ حروف مشبہ بالفعل، فِي جار، ذَلِكَ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتَةٌ کے، ثَابِتَةٌ اپنی هِيَ ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، لَعِبْرَةً اسم مؤخر، اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(کافیہ، ص53)

2. حروف مشبہ بالفعل کے بعد "مَا" کافَّہ بھی آتا ہے اور یہ مَا کافَّہ حروف مشبہ بالفعل کے عمل کو روک دیتا ہے۔اور مَا کافَّہ یہ حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ متصلاً لکھا جاتا ہے جبکہ مَا موصولہ یا موصوفہ منفصلاً لکھا جاتا ہے جیسے إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ میں مَا کافہ ہے، لہذا اس کی ترکیب یوں ہو گی: إِنَّمَا کلمہ حصر، أَنَا مبتداء، قَاسِمٌ خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(شرح مئۃ عامل، ص35)

3. وہ مقامات جہاں إِنَّ پڑھا جاتا ہے: 1) ابتداءِ کلام میں جیسے إِنَّ زَيداً قَائِمٌ. 2) قول مصدر کے ہر صیغے کے بعد جیسے قال إنه۔ 3) صلہ کے شروع میں جیسے جاء الذي إنه قائم۔ 4) واؤ حالیہ کے بعد جیسے كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا۔ 5) مقصود بالنداء کی ابتداء میں جیسے يَابُنَيَّ إِنَّهَا۔ 6) جوابِ قسم کی ابتداء میں جبکہ خبر پر لام داخل ہو جیسے واللہ إن زيداً لقائم۔ 7) اسم علَم کی خبر ہو جیسے زيد إنه قائم۔ 8) العلم کے ہر صیغے کے بعد بشرطیکہ خبر پر لام داخل ہو جیسے قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ۔ 9) إِنَّ کا مابعد ماقبل کیلئے صفت بن رہا ہو جیسے جاءني رجل إنه فاضل۔ 10) حروف تنبیہ کے بعد جیسے أَلَا إِنَّهُمْ۔ 11) حيث کے بعد جیسے أَجلِسْ حيثُ إِنك جالسٌ۔ 12) حروف ایجاب کے بعد جیسے نعم إن زيداً فاضل۔ 13) حتیٰ ابتدائیہ کے بعد جیسے مَرَضَ زيدٌ حتى إِنَّ الموتَ يَقَعُ به۔ 14) إذ کے بعد جیسے إذ إِنَّ الشمسَ تطْلعُ۔

4. وہ مقامات جہاں أَنَّ پڑھا جاتا ہے: 1) لَوْ کے بعد جیسے وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا. 2) لولا کے بعد جیسے لولا أنه۔ 3) العلم مصدر کے ہر صیغے کے بعد جیسے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ۔ 4) القول کے بعد جبکہ وہ ظن کے معنیٰ میں ہو جیسے أقول أَنَّ زيداً قائم۔ 5) حتیٰ جارہ اور عاطفہ کے بعد جیسے عَرَفْتُ أُمُوْرَكَ حتى أنك فاضلٌ۔ 6) بدل کی جگہ ہو جیسے وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا

لَکُمْ۔ 7)ماظرفیہ کے بعد جیسے أَجْلِسْ مَا أنك جالسٌ۔ 8) رفع، نصب یا جر کی جگہ ہو تو أَنَّ پڑھیں گے۔(ہدایۃ النحو، ص238، 239، الترکیب، ص99، 100)

5. وہ مقامات جہاں إِنَّ اور أَنَّ دونوں پڑھ سکتے ہیں: 1)فاء جزائیہ کے بعد جیسے مَنْ یُحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُولَہُ فَأَنَّ لَہُ نَارَ جَھَنَّمَ۔ 2)جواب قسم میں جبکہ خبر پر لام داخل نہ ہو۔ 3)إذا مفاجاتیہ کے بعد خَرَجْتُ إِذَا إِنَّ الْأَسَدَ مَوْجُوْدٌ۔ 4) إِنَّ کا مابعد ما قبل کیلئے علت ہو جیسے وَصَلِّ عَلَیْھِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَھُمْ۔ 5)لاجرم کے بعد جیسے لَا جَرَمَ أَنَّ لَھُمُ النَّارَ۔

حرف إنْ اور أنْ مُخفَّفہ کے قواعد

1. اِنْ چار قسم کا ہوتا ہے: (1):اِنْ شرطیہ یہ جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کے قواعد وشرائط نحو میر میں جو درج ہیں وہی ہیں۔ جیسے إِنْ یَنْتَھُوا یَغْفِرْ لَھُم (2):اِنْ نافیہ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے لیکن اس کی خبر پر لام داخل نہیں ہوتی۔ جیسے إِنْ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غرور (3):اِنْ مخففہ من المثقلہ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے مگر اس کی خبر پر لام داخل ہوتی ہے۔ جیسے وَإِنْ كُلُّ ذَلِكَ لَمَّا مَتَاع الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، إِن هَذَانِ لَسَاحِرَانِ. (4):اِنْ زائدہ یہ اکثر مانافیہ، موصولہ، مصدریہ کے بعد ہوتا ہے۔

2. اَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے: (1):اَنْ مخففہ من المثقلہ یہ قد، سین، سوف، حرف نفی کے بعد یا اس فعل کے بعد واقع ہو جو ظن کے معنی میں ہو جیسے أَفَلا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلاً۔ (2):اَنْ ناصبہ یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اس کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ۔ پھر جملہ باتاویل مصدر ہو کر پیچھے کیلئے جو بنے گا وہی بنائیں گے۔ (3): اَنْ زائدہ یہ لَمَّا کے بعد، قسم اور لَوْ کے درمیان آتا ہے جیسے فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ۔ (4):اَنْ تفسیریہ، یہ اس فعل کے بعد آتا ہے جو قول یا اس سے ملتے جلتے والے باب کے معنی کو متضمن ہو جیسے فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ، وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَاإِبْرَاهِيمُ۔(مغنی اللبیب، ص33، 41)

نوٹ: عبارت میں عموماً اِنْ شرطیہ یا اَنْ ناصبہ ہوتا ہے۔ لہذا اگر یہ دونوں نہ بن سکیں تو مذکورہ بالا میں سے تلاش کریں۔

معطوف اور معطوف علیہ کے قواعد

1. حرفِ عاطفہ سے قبل جو ہوگا اس کو معطوف علیہ اور جو حرف عاطفہ کے بعد ہوگا اس کو معطوف کہتے ہیں۔ (خلاصۃ النحو 83/1)

2. عطف کے صحیح ہونے کی پہچان یہ ہے کہ معطوف علیہ کو معطوف کی جگہ اور معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھیں، اگر ترجمہ اور ترکیب درست ہوتی ہے تو عطف درست ہوگا و گرنہ نہیں۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ اور جَاءَ بَكْرٌ وَزَيْدٌ دونوں درست ہیں۔ مگر جَاءَ زَيْدٌ وَذَهَبَ بَكْرٌ کے بجائے جَاءَ ذَهَبَ بَكْرٌ وَزَيْدٌ درست نہیں ہے، یعنی ذَهَبَ بَكْرٌ کو معطوف علیہ اور زَيْدٌ کو معطوف بنائیں تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ معنی درست نہیں ہے۔ (ہدایۃ النحو، ص115)

3. جملے کا عطف جملے پر اور مفرد کا عطف مفرد پر ضروری ہے اس کے برعکس جائز نہیں ہے، جیسا کہ ابھی اوپر والے قاعدے میں مثال گزری ہے۔ جملہ اسمیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر اور جملہ فعلیہ کا عطف جملہ فعلیہ پر بہتر ہے اسکے خلاف بھی جائز ہے۔ جار مجرور کا عطف جار مجرور بھی جائز ہے۔ (الترکیب، ص208)

4. اگر إِمَّا کا تکرار ہو اور پہلا إِمَّا بغیر واؤ کے ہو جبکہ بعد والا إِمَّا واؤ کے ساتھ ہو تو پہلا إِمَّا بطور تنبیہ ہوگا، اور دوسرے إِمَّا اور واؤ کو عاطفہ بنائیں گے۔ (ہدایۃ النحو، 247)

ذوالحال اور حال کے قواعد

1. اگر فعل یا شبہ فعل کے فاعل یا مفعول کے بعد صیغہ صفت یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور صفت مشبہ منصوب ہو تو عام طور پر وہ حال بنتا جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِباً۔()

2. چند چیزیں ذوالحال بن سکتی ہیں: فاعل، نائب فاعل، مبتداء، خبر اور مفاعیل خمسہ۔ (التبصیر، ص212)

3. ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے ہاں اگر نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال پر مقدم کریں گے، جیسے جَاءَ رَاكِباً رَجُلٌ۔ مگر بعض مقامات پر نکرہ ہونے کے باوجود حال کو مقدم نہیں کرتے۔ مثلاً 1) ذوالحال نکرہ موصوفہ ہو جیسے وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ 2) نکرہ مضاف ہو جیسے فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ۔ 3) ذوالحال نکرہ حرف استفہام کے بعد ہو جیسے هَلْ أَتَاكَ رَجُلٌ رَاكِباً۔ 4) ذوالحال نکرہ الا

کے بعد کلام نفی میں ہو جیسے مَا جَاءَنِيْ رَجُلٌ إِلَّا رَاكِباً۔ 5) ذوالحال نکرہ مجرور ہو الْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ۔ (کافیہ، ص83، 84، الهامیہ، ص119)

4. حال کبھی جملہ بھی ہوتا ہے۔ لہذا اگر حال جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ مضارع منفی یا ماضی منفی یا مثبت واقع ہو تو ربط کیلئے واؤ حالیہ اور ضمیر غائب کا ہونا ضروری ہے، لیکن ان میں سے ایک پر بھی اکتفاء جائز ہے، جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَأَبُوْهُ مَوْجُوْدٌ۔ (کافیہ، ص86)

قواعد متفرقہ

1. اسم عدد پہلے اور معدود بعد میں ہو تو اسم عدد کو ممیز اور معدود کو تمیز بنائیں گے اور اس وقت تمیز کا اعراب اس طرح ہو گا کہ (1): تین سے لے کر دس تک کی تمیز جمع مجرور آتی ہے جیسے ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ۔ (2): گیارہ سے لیکر ننانوے تک کی تمیز مفرد منصوب آتی ہے أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً۔ (3): مئة، مئتان، ألف، ألفان، آلاف، ألوف کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے جیسے مِئَةُ عَامِلٍ۔ (شرح مئة عامل، ص58)

2. اسم عَلَم سے پہلے اگر ایک سے زائد القاب ہوں تو پہلے لقب کو موصوف اور دوسرے لقب کو صفت (اول اگر تیسرا لقب ہو تو اسے صفت ثانی) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبدل منہ بنے گا۔ اور اسم عَلَم کے بعد اگر بن/بنت ہو یا القاب ہوں تو اسم علم کو موصوف اور بن/بنت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اول، باقی ایک لقب یا القاب کو صفتیں بنائیں گے، موصوف اپنی صفات سے مل کر بدل بنے گا۔ جیسے الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِيُّ میں الشَّيْخُ موصوف، الْإِمَامُ صفت اول، الْعَلَّامَةُ صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبدل منہ۔ عَبْدُ الْقَاهِرِ مضاف مضاف الیہ بن کر موصوف، بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ صفت اول اور الْجُرْجَانِيْ صفت ثانی، موصوف اپنی صفات سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر پیچھے کیلئے جو بنے گا وہی بنائیں گے۔

اگر اسم عَلَم سے پہلے ایک لقب ہے تو اسی کو مبدل منہ اور اسم علم کو بدل بنائیں گے۔ جیسے سَيِّدُنَا عُمَرُ فَارُوْقٌ رضی اللہ عنہ میں سَيِّدُنَا مضاف مضاف الیہ بن کر مبدل منہ اور عُمَرُ موصوف، فَارُوْقٌ صفت،

موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر پیچھے کیلئے جو بنے گا وہی بنائیں گے۔(الترکیب، ص184)

3. مجمل کے بعد تفصیل یا اسم عدد کے بعد جو تفصیل ہو گی اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں، جیسے الْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ: إسم وفعل وحرف میں ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ کے بعد کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں:(1): ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ مبدل منہ اور تفصیل إسمٍ وفعلٍ وحرفٍ معطوف علیہ اور معطوف بن کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور ہوا جار۔۔۔(2): تفصیل إسمٌ خبر ہوئی مبتداء محذوف أَوَّلُهَا کی اور فعلٌ خبر ہوئی مبتداء محذوف ثَانِيهَا کی اور حرفٌ خبر ہوئی مبتداء محذوف ثَالِثُها کی۔ (3): تفصیل کو أَعْنِيْ فعل محذوف کا مفعول بہ بنائیں گے، یعنی إسم وفعل وحرف کو معطوف علیہ اور معطوف بنا کر مفعول بہ بنادیں گے۔(خلاصۃ النحو86/2)

4. بعض اسمائے ظروف ایسے ہیں جو اکثر مبنی ہوتے ہیں اور اکثر مفعول فیہ بنتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: إِذْ، إذا، متى، كيف، أَيَّان، أمسِ، مذ، منذ، قط، عوض، قبل، بعد، تحت،فوق، قُدَّامُ، خَلْفُ، فوق، أَمَامُ، أسفل، وَرَاءُ، دون، أين، أَنَّى، مع، لَدَا اور لَدُن۔(ہدایۃ النحو، ص144)

5. ضمیر ہُ، ھما، ھم اور ھنَّ سے پہلے اگر کسرہ ہو یا یاء ساکن ہو تو ہِ، ھِما، ھِم اور ھِنَّ و گرنہ ہُ، ھُما، ھُم اور ھُنَّ پڑھیں گے۔ جیسے إليهِ، بهِ، بهِما، إليهِما، فيهِم، فيهِن، بهِنّ، رسولُه وغیرھا۔ (مراح الارواح، ص43)

تراکیبِ مُهِمَّة

لفظ حقیقتاً، حکماً، مجازاً، جوازاً، سماعاً، قیاساً، خاصۃً، خلافاً، ایضاً، تحقیقاً اور تقدیراً کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں:(1): ما قبل ممیز تلاش کرکے ان الفاظ کو تمیز بنائیں گے۔(2): فعل محذوف نکال کر مفعول مطلق بنائیں گے۔ جیسے خلافاً کیلئے خَالَفَ خِلَافاً اور ایضاً کیلئے آضَ اَیْضاً وغیر ھما۔

1. کذا کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں: (1): مفعول بہ۔ (2): کاف جار، ذا مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہو جائیں گے۔

2. قولہ تعالی کی ترکیب: قول مضاف، ہ ضمیر ذوالحال، تعالی فعل ھو ضمیر فاعل، فعل فاعل مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا قول کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "قول" آگے جو فرمان ہوگا اس کو قول کا مقولہ بنائیں گے۔(البشیر الکامل، ص 17)

3. صلی اللہ تعالی علیہ وسلم،، علیہ الصلاۃ والسلام، علیہ السلام، رضی اللہ تعالی عنہ، کرم اللہ وجہہ الکریم، علیہ الرحمہ، رحمۃ اللہ علیہ وغیر ذلک عبارت میں آئیں تو ان کی آپس میں ترکیب کرکے جملہ معترضہ بنائیں گے۔ اور جملہ معترضہ وہ ہوتا ہے کہ جس کا تعلق نہ ماقبل سے ہو اور نہ ہی مابعد سے۔

4. ماقبلھا، مابعدھا کی ترکیب: ما موصولہ، قبلَ مضاف، ھا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مفعول فیہ ہوا ثَبَتَ فعل محذوف کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ مل کر۔۔۔۔ پیچھے کیلئے جو بنے گا وہی بنائیں گے۔ مابعدھا کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

5. فقط کی ترکیب: قط بمعنی اسم فعل اِنْتَہِ (رک جا) کے، اِنْتَہِ فعل اپنی أنْتَ ضمیر فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء بنے گا ماقبل شرط کیلئے۔(الفوائد العجیبہ، ص)

6. وَلَوْ اور وإن وصلیہ کی ترکیب: ان الفاظ کا معنی عموماً "اگرچہ" ہوتا ہے۔ لو اور إن وصلیہ ہوگا جبکہ واؤ اعتراضیہ ہوگی۔ اور لو، إن کا ماقبل جزاء مقدم، مابعد شرط مؤخر بنے گا جیسے قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ۔

7. نداء منادی کی ترکیب: مثلاً یَا رَسُوْلَ اللهِ اُنْظُرْ حَالَنَا کی ترکیب: یَا حرف نداء قائم مقام أَدْعُوْ فعل کے، رَسُوْلَ مضاف، اللهِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادی مفعول بہ أَدْعُوْ فعل کا۔ اُنْظُرْ فعل، أنت ضمیر فاعل، حَالَ مضاف، نَا ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا اُنْظُرْ فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بالنداء، أَدْعُوْ فعل اپنے فاعل، منادی مفعول بہ اور مقصود بالنداء سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔(البشیر الکامل، ص 54)

8. قسم جواب قسم کی ترکیب: مثلاً وَاللهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْداً: واؤ جارہ قسمیہ، اللهِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہوئے أُقْسِمُ فعل کے، فعل اپنی أنا ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم۔ لام تاکید، أَضْرِبَ فعل، أنا ضمیر فاعل، نون تاکید، زَيْداً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب قسم۔ قسم اپنی جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

9. حینئذ کی ترکیب: حین مضاف، إذ مضاف الیہ با مضاف، نون مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا حین کا، حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر۔۔۔۔۔ پھر اگر اس پر فاء داخل ہو تو یہ ہمیشہ فعل مؤخر کا مفعول فیہ مقدم ہوتا ہے۔ اگر فاء داخل نہ ہو فعل مقدم یا مؤخر کا مفعول فیہ بنے گا۔

10. لَمَّا کی ترکیب: جب ماضی پر داخل ہو تو اس وقت یہ شرطیہ ہو گا۔ اگر مضارع پر داخل ہو تو جازمہ ہو گا وگرنہ استثنائیہ ہو گا جیسے إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۔

11. لامحالہ کی ترکیب: لا نفی جنس، محالہ اس کا اسم، موجودٌ منہ اس کی خبر محذوف۔ (الفوائد العجیبہ، ص 340)

12. لاسیَّما کی ترکیب: (1): لا نفی جنس، سِيَّ مضاف، ما زائدہ، اس کا مابعد مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لا کا اسم، موجود محذوف خبر۔ (2): لا نفی جنس، سِيَّ مضاف، ما موصوفہ یا موصولہ، اس کا مابعد مرفوع ہو گا یا تو مبتداء محذوف کی خبر ہو گا یا مبتداء ہو گا اور اس کی خبر محذوف ہو گی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر ما کا صلہ یا ما موصوفہ کی صفت، موصول اپنے صلہ یا موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لا کا اسم اور خبر محذوف ہو گی۔ (شرح الزوزنی علی السبع المعلقات، ص 13)

13. حمداً، شکراً، سبحان یہ مفعول مطلق بنتے ہیں فعل محذوف حمدتُ، شکرتُ، سبَّحتُ کے۔ (الفوائد الشافیہ علی الکافیہ، ص 76)

مصادر

1. التبشیر الکامل شرح مئۃ عامل: امام النحو غلام جیلانی میر ٹھی(1398ھ)میر محمد کتب خانہ کراچی۔
2. التبصیر شرح نحو میر: سردار احمد حسن سعیدی۔ مکتبہ احمد رضا، راول پنڈی۔
3. تحریر سنبٹ شرح الکافیہ: محمد شعیب۔ قدیمی کتب خانہ کراچی۔
4. الترکیب: مفتی محمد اکمل عطاء مدنی۔ مکتبہ اعلیحضرت کراچی۔
5. تسہیل النحو: محمد خان نوری۔ ضیاء القرآن پبلیشر کراچی۔
6. جامع الغموض شرح کافیہ: عبد النبی عثمانی(1200ھ)۔ مترجم: علامہ حنیف خان رضوی۔ شبیر برادرز۔
7. الحنفیہ شرح مراح الارواح: عبد المہدی() مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔
8. خلاصۃ النحو: ابن داؤد عبد الواحد حنفی عطاری۔ مکتبہ المدینہ کراچی۔
9. شرح الزوزنی علی السبع المعلقات: احمد بن حسین الزوزني(486ھ) مکتبۃ البشری کراچی۔
10. شرح مئۃ عامل: عبد الرحمن جامی(898ھ)۔ مکتبہ المدینہ کراچیی۔
11. صرف بھترال: غلام رسول بھترالوی()۔ مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی، مکتبہ اہل سنت لاہور۔
12. غایۃ التحقیق شرح الکافیہ: صفی الدین بن نصیر الدین(890ھ)۔ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔
13. الفوائد الشافیہ شرح الکافیہ: زینی زادہ()۔ مکتبہ نور القرآن کوئٹہ۔
14. الفوائد العجیبہ من الکلمات الغریبہ: ابن عابدین محمد امین بن عمر(1252ھ) مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔
15. کافیہ: عثمان بن عمر ابن حاجب(646ھ)۔ مکتبہ المدینہ کراچی۔
16. مراح الارواح: احمد بن علی بن مسعود(781ھ)۔ مکتبہ المدینہ کراچی۔
17. مغنی اللبیب: ابن ہشام عبد اللہ بن یوسف(761ھ)۔ دار الفکر بیروت۔
18. الناجیہ شرح الکافیہ: ابن داؤد عبد الواحد حنفی عطاری۔ مکتبہ المدینہ کراچی۔
19. النحو الکبیر: مفتی محمد اکمل عطاء مدنی۔ مکتبہ اعلیحضرت کراچی۔
20. النحو الواضح: علی الجارم، مصطفی امین۔ مکتبۃ البشری کراچی۔
21. نحو میر: میر سید شریف علی بن محمد جرجانی(816ھ)۔ مکتبۃ البشری کراچی۔
22. الھامیہ شرح ہدایۃ النحو: مولوی محمد زاہد۔ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔
23. ہدایۃ النحو: سراج الدین عثمان(758ھ) مکتبہ المدینہ کراچی۔

القوعدالصرفية

قانون کا لغوی معنی: لفظ قانون یونانی یا سریانی زبان کا لفظ ہے۔ لغت میں قانون مِسطر یعنی پیمانہ کو کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی: وہ قاعدہ کلیہ جو اپنی تمام جزئیات کو شامل ہو۔

حروف علت تین ہیں: واؤ، الف اور یاء۔

حروف علت کی تین حالتیں ہیں: ۱: حرف علت متحرک ہو یا ساکن ما قبل کی حرکت کے موافق ہو یا نہ ہو۔ اسے مطلق حرف علت کہتے ہیں۔ ۲: حرف علت ساکن ہو اور ما قبل کی حرکت اس کے موافق نہ ہو اسے حرف علت لین کہتے ہیں۔ ۳: حرف علت ساکن ہو ما قبل کی حرکت اس کے موافق ہو اسے حرف علت مدہ کہتے ہیں۔

ان حروف کو مدہ کہنے کی وجہ: مد کا معنی کھینچنا ہے اور یہ حروف بھی حرکات کو کھینچنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ فتحہ کو کھینچنے سے الف اور کسرہ کو کھینچنے سے یاء اور ضمہ کو کھینچنے سے واؤ پیدا ہوتی ہے۔

حروف اصلی اور زائدہ: جو حروف وزن کرنے میں فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں ہوں تو وہ اصلی اور جو مقابلے میں نہ ہوں تو وہ زائدہ ہیں۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔ اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

صحیح کے قوانین

نون تنوین اور نون تثنیہ وجمع کا گرانا

جب کسی اسم پر الف لام داخل ہو جائے یا اس کی اضافت ہو جائے تو نون تنوین کو گرادیا جاتا ہے جیسے حمدٌ سے الحمدُ، غلامٌ سے غلامُ زیدٍ۔ اور تثنیہ و جمع کا نون بھی اضافت کے وقت گرادیا جاتا ہے جیسے ضاربان سے ضاربازیدٍ، ضاربون سے ضاربوزیدٍ۔

نون اعرابی کو گرانا

تین صورتوں میں مضارع کے نون اعرابی کو گرادیا جاتا ہے۔ 1: نواصب یا جوازم میں سے کوئی حرف داخل کیا جائے جیسے یضربان سے لم یضربا، لن یضربا۔ 2: آخر میں نون تاکید لگایا جائے جیسے یضربان سے لیضربانِّ۔ 3: امر حاضر بنایا جائے جیسے تضربان سے اِضربَا۔

یرملون کا قاعدہ

جب نون تنوین اور نون ساکن کلمہ کے آخر میں واقع ہوں اور اس کے بعد حروف یرملون سے کوئی حرف آجائے تو نون کو حروف یرملون سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے۔ ہاں اگر یاء، میم، واؤ اور نون (یمون) ہو تو غنہ واجب ہے جیسے من یشاء، غَدًا یَرْتَع۔ لام اور راء ہو تو بغیر غنہ کے ادغام ہوگا جیسے من ربھم۔

اسم ظرف کے وزن کے قواعد

دو صورتوں میں اسم ظرف مَفعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ 1: مثال کے تمام ابواب میں جیسے مَوعِدٌ۔ 2: جس باب کا مضارع مکسور العین ہو جیسے یضرِب سے مضرِبٌ۔ اس کے علاوہ تمام جگہ ثلاثی مجرد کا اسم ظرف مَفعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ینصُر سے مَنْصَر۔ یرمِي سے مرمَی۔ وقَی یقِي سے موقَی۔ یَفِرُّ سے مَفَرٌّ۔ اور ثلاثی مزید فیہ کا اسم ظرف اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے باب افعال کا اسم مفعول مُکْرَمٌ اور اسم ظرف بھی مُکْرَمٌ ہے۔

شاذ کی تعریف: جو خلافِ قیاس ہو جیسے یسجُد سے مسجِد۔ **شاذ کی تین صورتیں ہیں:** 1: مخالفِ قانون موافقِ استعمال جیسے مسجِدٌ۔ 2: موافقِ قانون مخالفِ

استعمال جیسے مسجَدٌ۔ 3: مخالفِ قانون مخالفِ استعمال جیسے مسجُدٌ یہ تیسری قسم استعمال نہیں ہوتی۔

امالہ کی تعریف: لغوی معنی: جھکاؤ ہے اور اصطلاحی معنی: فتحہ کو کسرہ کی اور الف کو یاء کی بو دیکر اس طرح پڑھنا کہ حرکت فتحہ اور کسرہ اور الف اور یاء کی درمیانی حالت پیدا ہو جائے جیسے کتاب سے کِتِیبٌ۔

حرف علت کو ہمزہ سے بدلنا

ہر حرف علت جو مَفَاعِلُ کے الف کے بعد ہو تو اس کو ہمزہ سے بدلتے ہیں جیسے شَرَایِفُ سے شرائِف۔ طَوَاوِلُ سے طوائِل۔

وزن کی اقسام

وزن کی تین قسمیں ہیں: 1: وزن صرفی: ساکن کے مقابلے میں ساکن، متحرک کے مقابلے میں متحرک، اصلی کے مقابلے میں اصلی اور زائدہ کے مقابلے میں زائدہ ہو۔ اور حرکات و سکنات کا لحاظ بھی کیا گیا ہو۔ جیسے ضَوَارِبُ بروزن فَوَاعِلُ۔ 2: **وزن صُوْری:** ساکن کے مقابلے میں ساکن، متحرک کے مقابلے میں متحرک اور حرکات و سکنات کا لحاظ بھی کیا گیا ہو لیکن اصلی اور زائدہ کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو جیسے ضَوَارِبُ بروزن مَفَاعِلُ۔ 3: **وزن عروضی:** ساکن کے مقابلے میں ساکن، متحرک کے مقابلے میں متحرک ہو لیکن حرکات و سکنات اور اصلی اور زائدہ کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو جیسے شَرِیْفٌ بروزن فَعُوْلٌ۔

ہمزہ وصلی اور قطعی کا قاعدہ

ہمزہ وصلی: جو درمیان کلام میں آتا ہے جو پڑھنے میں نہیں آتا لکھنے میں آتا اور اگر اس کے بعد حرف متحرک ہو تو اکثر گر جاتا ہے۔ **ہمزہ قطعی:** جو کسی بھی حالت میں

نہیں گرتااور وہ نو ہیں: 1: باب افعال کا ہمزہ جیسے اکرام۔2: جمع کا ہمزہ جیسے اَشرافٌ۔3: واحد متکلم کا ہمزہ جیسے اَضرِبُ۔4: اسم تفضیل کا ہمزہ جیسے اَضرَبُ۔5: عَلَمُ کا ہمزہ جیسے اسحاق۔6: بناء کا ہمزہ جیسے اِصبَعٌ۔7: استفهام کا ہمزہ جیسے ءَأَنْذَرْتَهُمْ۔8: فعل تعجب کا ہمزہ جیسے مااضربہ۔9: نداء کا ہمزہ جیسے اَعبداللہ۔

تائے مضارعت کا حذف کرنا

جب باب تفعُّل، تفاعُل یا تفعلُلُ کے مضارع کی ابتداء میں دو تاء آجائیں تو ایک تاء کو گرانا جائز ہے جیسے تَتَصَرَّفُ سے تَصَرَّفُ۔

حروف شمسی وقمری کا قانون

اگر الف لام کے بعد حروف قمری (جن کا مجموعہ: اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَةْ) میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں اظہار کرتے ہیں جیسے الحمد۔ اگر قمری حروف کے علاوہ کوئی اور حرف ہو جن کو حروف شمسی بھی کہا جاتا ہے تو وہاں ادغام کرتے ہیں جیسے الرحمن، الضالین۔ اور صرف لام کے بعد راء آئے تو وہاں بھی ادغام واجب ہے جیسے قل رب۔

مثال کے قوانین

اِتخذ کی تعلیل

اتخذ اصل میں اوتخذ تھا، واؤ کو تاء کیا اور تاء کا تاء میں ادغام کیا تو اتخذ ہو گیا۔

اِقَامةٌ کا قانون

مصدر میں جو حرف التقائے ساکنین کی وجہ سے گرجائے تو اس کے عوض آخر میں تاء لگاتے ہیں جیسے اِقَامۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ بروزن اِفعال تھا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واؤ کو الف سے بدلا تو اِقاْامٌ ہوا تو التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک الف کو حذف کیا اسکے عوض آخر میں تاء لائے تو اقامۃ ہوا۔

عِدَةٌ والاقانون

جو واؤ مصدر کے فاء کلمہ کے مقابلے میں اور مصدر فِعلٌ کے وزن پر ہو اور مضارع معروف میں واؤ حذف ہوتی ہو تو اس واؤ کے کسرہ کو نقل کر کے ما قبل کو دیتے ہیں اور واؤ کو حذف کر دیتے ہیں اس کے عوض آخر میں تاء لگاتے ہیں۔ جیسے وِعْدٌ بروزن فِعْلٌ سے عدة بنا۔

میعاد والاقانون

ہر واؤ ساکن جو مظہر ہو (مدغم نہ ہو) ما قبل مکسور ہو اور باب افتعال کے علاوہ کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے مِوْعَادٌ سے مِیعاد۔

وَعَدتَّ والاقانون

دال ساکن کے بعد تاء متحرک ہو باب افتعال کے علاوہ میں دال کو تاء کر کے تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے وَعَدْتَ سے وَعَدتَّ۔

يَعِدُ والاقانون

مثال واوی کا باب جو منع یمنع کے وزن پر ہو (جیسے وَضَعَ یَضَعُ) یا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو تو مضارع معروف میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے جیسے یَوْضَعُ سے یَضَعُ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ۔

أُوَيْعِدٌ والاقانون

کلمہ کے شروع میں دو واؤ متحرک ہو تو اول کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے وُوَيْعِدٌ سے أُوَيْعِدٌ۔

يُوْسَرُ والاقانون

یاء ساکن مظہر ہو اسکا ما قبل مضموم تو باب افتعال کے علاوہ میں یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے یُیْسَرُ سے یُوْسَرُ۔

اجوف کے قوانین

قال اور باع والا قانون

واؤ اور یاء متحرک ما قبل مفتوح ہو تو واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے جیسے قَوَلَ سے قَالَ اور بَیَعَ سے بَاعَ۔

قُلْنَ والا قانون

واؤ غیر مکسور جو اجوف کی ماضی میں الف ہو کر گر جائے تو اس کے فاء کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں جیسے قَوَلْنَ سے قَالْنَ پھر قَلْنَ پھر قُلْنَ ہوا۔

خِفْنَ والا قانون

واؤ مکسور اور یاء مطلقاً جو اجوف کی ماضی میں الف ہو کر گر جائے تو فاء کلمہ کو کسرہ دینا واجب ہے جیسے خَوِفْنَ سے خَافْنَ پھر خَفْنَ پھر خِفْنَ۔

التقائے ساکنین والا قانون

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں:

(۱): التقائے ساکنین علی حدہ: کلمہ ایک ہو، دوسرا حرف مدغم ہو اور اول ساکن مدہ ہو جیسے اِحْمَارَّ، یا یائے تصغیر ہو جیسے خُوَیْصَّۃٌ۔

(۲): التقائے ساکنین علی غیر حدہ: علی حدہ کی صورتیں نہ پائی جائیں تو وہ علی غیر حدہ ہے جیسے قَالْنَ، اس میں دوسرا حرف مدغم نہیں ہے۔

علی حدہ کا حکم: دونوں ساکنوں کو برقرار رکھنا واجب ہے مطلقاً یعنی حالت وقف ہو غیر وقف۔ **علی غیر حدہ:** حالت وقف میں ثابت رکھنا وجب ہے جیسے قَدِیْرْ۔ اول ساکن مدہ ہو اور حالت وقف نہ ہو تو گرانا واجب ہے جیسے قَالْنَ سے قُلْنَ ہوا۔

قِیْلَ والا قانون

واؤاور یاء مکسور ما قبل مضموم اور ماضی مجہول میں واقع ہو اور ماضی معلوم میں تعلیل ہو چکی ہو تو اس واؤاور یاء کے کسرہ کو حذف کرنا یا ما قبل کی طرف منتقل کرنا اور یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے قِیْلَ اصل میں قُوِلَ تھا تو واؤ کے کسرہ کو ما قبل کی طرف منتقل کیا قِوْلَ ہوا پھر واؤ کو یاء سے بدلا تو قِیْلَ ہوا۔

یُقَالُ والا قانون

واؤاور یاء مفتوح جو درمیان میں واقع ہو اور اصل (یعنی ماضی کے پہلے صیغے) میں سلامت نہ رہی ہو اور ما قبل ساکن مظہر ہو تو ان کے فتحہ کو نقل کر کے ما قبل دینا اور ان کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے جیسے یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا اس واؤ میں مذکورہ شرائط موجود ہیں تو واؤ کا فتحہ قاف کو دیا اور اسکو الف سے بدلا تو یقال ہوا۔

قائِل والا قانون

واؤاور یاء جو اسم فاعل کے الف یا یائے تصغیر کے بعد واقع ہو تو اس کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے قاوِل اور بایع سے قائل اور بائع، قُوَیْوِلٌ سے قُوَیْئِلٌ۔

قِیَامٌ اور قِیَالٌ والا قانون

واؤ جو مصدر کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہو جیسے قوام یا جمع کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہو جیسے قِوال تو اس کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے قوام سے قیام اور قوال سے قیال۔

سَیِّدٌ والا قانون

واؤاور یاء ایک کلمہ میں ہوں تو واؤ کو یاء سے بدل کا ادغام کرنا واجب ہے جیسے سَیْوِدٌ سے سَیْیِدٌ پھر سَیِّدٌ۔

ناقص کے قوانین

دُعاءٌ والا قانون

حرف علت جو الف زائدہ کے بعد کلمہ کی طرف میں ہو تو اس کو حرف علت سے بدلنا واجب ہے جیسے دُعاوٌ سے دُعاءٌ۔

دُعِیَ والا قانون

واؤ ما قبل مکسور جو لام کلمہ کے مقابل ہو اس کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے دُعِوَ سے دُعِیَ۔

یَدْعُوْ والا قانون

واؤ مضموم اور یا مکسور جو لام کلمہ کے مقابلے میں ضمہ یا کسرہ کے بعد ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت گرانا واجب ہے جیسے یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ اور یرمیُ سے یرمیْ۔

یُدْعَیَانِ والا قانون

واؤ جو اصل میں تیسری جگہ ہو جب وہ آگے چلی جائے اور ما قبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے یُدْعَوَانِ سے یُدْعَیَانِ۔

جوازم کے دخول کے وقت ناقص سے حرف علت کو گرانا

حرف علت جو فعل مضارع کے آخر میں ہو تو جوازم کے دخول اور امر بناتے وقت حرف علت حذف کرنا واجب ہے جیسے لم یَدْعُ، تدعُو سے دَعُ۔

دُعْیَی والا قانون

جب فُعْلَی اسمی میں واؤ لام کلمہ کے مقابل ہو تو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے دُعْوَی سے دُعْیَی۔ اور فَعْلَی اسمی میں اس کے برعکس ہو گا جیسے تَقْیَی سے تَقْوَی۔

مہموز کے قوانین

آمن اور ایمان والا قانون

ہمزہ ساکن مظہر ماقبل ہمزہ متحرک تو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے جیسے أأمن سے آمن اور إإمان سے إیمان۔

یَسَلُ والا قانون

ہمزہ متحرک ماقبل ساکن مظہر تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا جیسے یَسْأَلُ سے یَسَلُ۔

جاءٍ والا قانون

دو ہمزہ متحرک ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے جاءِءٌ سے جاءِیٌ پھر یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرایا تو جاءِیْنٌ تو التقاء ساکنین کی وجہ سے یاء گرایا تو جاءٍ ہوا۔

ءَأَدِمُ والا قانون

دو ہمزہ متحرک اور کوئی مکسور، ساکن اور متکلم کا نہ ہو تو دوسرے کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے ءَأَدِمُ سے أَوَادِمُ۔

مُرْ کی تعلیل

اصل میں أُءْمُرْ تھا یسلُ والے قاعدے سے أُوْمُرْ ہوا واؤ کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس گرایا أُمُرْ پھر ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی حذف کیا تو مُرْ ہوا۔

لَمْ یَرَ کی تعلیل

لَمْ یَرَا اصل میں لم یَرْأَیُ تھا یَسَلُ والے قاعدے سے ہمزہ حذف کیا تو لَمْ یَرَیُ ہو پھر لم کی وجہ یاء گرا تو لَمْ یَرَ ہوا۔

قِ کی تعلیل

قِ اصل میں اِوْقِیْ تھا امر کی وجہ سے آخر سے یاء حذف اِوْقِ ہو پھر واؤ کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف اِقِ ہو پھر ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی توقِ ہوا۔

مضاعف کے قوانین

کلمہ کے اول میں دو حروف ایک جنس کے ہوں تو ادغام جائز ہے جیسے تَتَارَکَ سے اِتَّارَکَ۔

دو حرف ایک جنس کے متحرک ہوں اور ان دونوں کا ماقبل بھی متحرک ہو تو ان دونوں میں سے اول کو ساکن کر کے ادغام کرنا واجب ہے جیسے مَدَدَ سے مَدَّ۔

دو حرف ایک جنس ہوں ماقبل ساکن ہو تو اول کی حرکت ماقبل کو دینا اور ادغام کرنا واجب ہے جیسے یَمْدُدُ سے یَمُدُّ۔